تحقیق ان کی باتوں سے دشمنی کھل گئی ہے اور جو دشمنی ان کے دلوں میں چھپتی ہے وہ اس سے بھی زیادہ ہے۔ افسوس صد افسوس ایسی وزیر اعظم پر جس کے نزدیک صدر کی توہین کرنے والا تو مجرم ہے لیکن توہین رسالت کا جرم کوئی جرم نہیں۔ توہین عدالت پر تو سزا دی جاتی ہے اور توہین رسالت پر خاموشی اختیار کی جاتی ہے۔

## دینی جماعتوں کی بے حسی:-

ہمارے ملک میں عموماً جب کسی جماعت کا کوئی لیڈر یا سربراہ گرفتار ہوتا ہے تو لمبی لمبی ہڑتالیں، بڑے بڑے اجتماع کئے جاتے ہیں، جلوس نکالے جاتے ہیں لیکن کیا مجال کہ ملک کی تمام دینی جماعتیں مل کر وزیر اعظم کے توہین رسالت کے بیان پر متفق ہو کر کوئی لائحہ عمل مرتب کریں۔ اگرچہ بعض جماعتوں کی طرف سے ہائیکورٹ کے باہر مظاہرہ کیا گیا ہے اور موجودہ حکومت سے چھٹکارے کیلئے جو دعائیں کی گئیں ہیں وہ ایک عمدہ اقدام ہے جس کی ہم بھرپور تائید کرتے ہیں۔

لیکن دینی جماعتیں اللہ جانے کہاں سو گئیں ہیں اور عوام کو بھی کیا ہو گیا ہے کہ اس اسلام دشمن حکومت کے خلاف کیوں بھرپور انداز میں احتجاج نہیں کرتیں۔ کل کلاں وہ لوگ جو حکومت پر جائز تنقید کیا کرتے تھے آج وہ حکومت کے پہلو میں بیٹھ کر اپنے مفادات کی خاطر ہر اس شر کو جو قوم کیلئے باعث ندامت ہوتا ہے اس سے چشم پوشی کر رہے ہیں جن میں سرفہرست نواب زادہ نصر اللہ ہیں۔ ان کو آج اس حکومت کی کوئی برائی برائی نہیں لگتی بلکہ ہر شر خیر ہی نظر آتا ہے۔

حکومت نے توہین رسالت کے مجرموں کو بری کر کے اپنی غیر مسلمانہ پالیسیوں کو واضح کر دیا ہے۔ ہم اس کی بھرپور مذمت کرتے ہیں اور مطالبہ کرتے ہیں کہ ان مجرموں کو گرفتار کر کے قرار واقعی سزا دی جائے اور قوم سے معافی مانگی جائے۔